بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd. No. L. 5254

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱/

یوم :- شنبہ * ۹ رجب سنہ ۱۳۷۴ ھ

جلد ۴۴/۹ | ۵ امان ۱۳۳۴ ہش * ۵ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

رات حضور کو نیند کم آئی اور آنکھ کھلتی رہی۔ آج صبح ٹمپریچر ۹۷٫۸ تھا

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۴ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

۳ مارچ ۸ بجے شب۔ آج دن بھر حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ بازو کی کمزوری میں بھی فرق رہا۔ ٹمپریچر آج نہیں تھا۔ شام کے وقت بلڈ پریشر ۱۳۴ تھا۔

۴ مارچ سوا دس بجے صبح۔ رات حضور کو نیند کم آئی اور آنکھ کھلتی رہی۔ نیز دو اجابتیں بھی ہوئیں صبح کے قریب بھی تین مرتبہ اجابت ہوئی۔ صبح ٹمپریچر ۹۷٫۸ تھا اور بلڈ پریشر ۱۲۰/۸۰

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حکومت مال کی داخلی تقسیم میں کم مداخلت کرے گی

کراچی ۴ مارچ وزیر تجارت جناب حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کہا ہے کہ حکومت آئندہ مال کی داخلی تقسیم میں بہت کم مداخلت کرے گی۔ انہوں نے کہا۔ چونکہ ملکی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور مانگ بھی خاطر خواہ ہے اسلئے بہت سے کنٹرول ہٹا دیئے گئے ہیں۔ وہ میکنٹائل مرچنٹ ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریب میں سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ غیر معمولی حالات کی وجہ سے بعض غیر معمولی تدابیر اختیار کی گئی تھیں۔ اب جوں جوں حالات معمول پر آ رہے ہیں۔ حکومت کنٹرول وغیرہ ہٹاتی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد تجارت کے عام ذریعے بحال کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا پاکستان جلد ہی برآمدی منڈی میں قدم رکھنے والا ہے اور ہمارے جو تاجر پہلے مانگ منگوایا کرتے تھے وہ دوسروں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مال برآمد کریں گے

تونس کو داخلی خود مختاری دینے کیلئے آئندہ ہفتہ بات چیت پھر شروع ہو رہی ہے

پیرس ۴ مارچ۔ فرانس کی نئی حکومت نے تونس کو داخلی خود مختاری دینے کے لئے پھر بات چیت شروع کرنے کی تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں پہلے جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ایک ماہ قبل موسیو ماندیز فرانس کی کابینہ کے مستعفی ہو جانے کے باعث رک گئی تھی۔ کل رات یہاں باوثوق ذرائع کے حوالے سے اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ شاید بات چیت جمعرات سے پھر شروع ہو جائے۔ تونس میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل فرانس کے نئے وزیر اعظم موسیو فورے سے مشورہ کرنے کے لئے کل تونس سے پیرس پہنچ گئے ہیں۔ علاوہ ازیں تونس کے بعض قومی لیڈر بھی اس سلسلے میں یہاں آئے ہیں۔

آندھرا کے عام انتخابات میں کانگرس پارٹی کی کامیابی

نئی دہلی ۴ مارچ۔ آندھرا کے عام انتخابات میں اب تک جتنی نشستوں کے نتیجوں کا اعلان ہوا ہے ان میں سے متحدہ کانگریس پارٹی نے ۸۰ نشستیں حاصل کی ہیں۔ پارٹی کو اکثریت حاصل کرنے کے لئے ابھی ۱۹ نشستوں کی اور ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں وہ جمہوریہ ہند کے صدر سے بھی ملے۔

گورنر پنجاب کا تردیدی اعلان

کراچی ۴ مارچ مغربی پاکستان کے نظم و نسق کی کونسل کے صدر میاں مشتاق احمد گورمانی نے ان خبروں کی پر زور تردید کی ہے کہ اراکان کونسل میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مسٹر گورمانی نے کہا یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ ارکان کونسل ہر مسئلہ پر پوری طرح متفق ہیں۔ اسی لئے رپورٹ نہایت ہی قلیل عرصہ میں تیار ہو گئی

برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیوں کی مذمت

اسرائیل کو مصری چوکی پر حملے کا ذمہ دار قرار دیدیا گیا!!

لندن ۴ مارچ۔ برطانیہ اور امریکہ نے اقوام متحدہ کی ابتدائی رپورٹ کی بنیاد پر غازا کے قریب مصری چوکی پر حملے کا اسرائیل کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اس ابتدائی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ حملہ اسرائیل کی طرف سے ہوا ہے۔ کل برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے اسرائیلی سفیر سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ پیر کو غازا کے علاقے میں مصری چوکی پر جو حملہ ہوا ہے۔ اس کے لئے برطانیہ اسرائیل کو ذمہ دار سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک اس حملے کا کوئی معقول جواز نہیں ہے اور کہ اس قسم کی سرگرمیاں بہرحال قابل مذمت ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے واشنگٹن سے اطلاع دی ہے کہ امریکی افسروں نے بھی اس حملے کی مذمت کی ہے علاوہ ازیں اقوام متحدہ کے دوسرے ممبر بھی اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ آج سلامتی کونسل اس حملے کے خلاف مصری شکایت پر غور کر رہی ہے۔

اسرائیل نے بھی سلامتی کونسل کو مصر کے خلاف جوابی شکایت ارسال کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مصری فوج نے سمجھوتہ صلح کی بار بار خلاف ورزی کی ہے۔ اقوام متحدہ کے مبصروں نے اس حادثے کے بارے میں اپنی تفصیلی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ جو مصالحتی کمیشن کے صدر کو آج کسی وقت پیش کر دی جائے گی۔ اردن کے سفیر مقیم قاہرہ نے بھی اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کی پر زور مذمت کی ہے۔

اگر برطانیہ پر ایٹمی حملہ ہوا تو امریکہ جوابی حملہ کریگا

لندن ۴ مارچ۔ کل دارالعوام میں برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل نے حزب اختلاف کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر برطانیہ پر ہائیڈروجن بم کا حملہ ہوا۔ تو امریکہ اس سے مشورہ کئے بغیر ہی جوابی حملہ کر دے گا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ عنقریب مسٹر چرچل صدر آئزن ہاور سے ملاقات کرنے کے لئے واشنگٹن جائیں گے۔ اور وہاں روسی وزیر اعظم سے ملاقات کے بارے میں باہم مشورہ کریں گے۔

پاکستان کی نیشنل ہاکی ٹیم نے ایک اور ٹیسٹ میچ جیت لیا

سنگاپور ۴ مارچ۔ پاکستان کی نیشنل ہاکی ٹیم نے جو آجکل ملایا کا دورہ کر رہی ہے۔ کل سنگاپور الیون کو ایک کے مقابلے میں چار گول سے ہرا دیا۔ پاکستانی ٹیم نے یہ دوسرا ٹیسٹ میچ جیتا ہے۔ اب ٹیم کوالالمپور جا رہی ہے۔ جہاں وہ ملایا کی ٹیموں سے کئی میچ کھیلے گی۔

مسٹر ایڈن نئی دہلی سے بغداد جاتے ہوئے آج کراچی سے گذریں گے

کراچی ۴ مارچ۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن بنکاک سے لندن واپس جاتے ہوئے آج کراچی سے گزریں گے۔ وہ راستے میں بغداد میں قیام کر کے شاہ فیصل اور عراق کے وزیر اعظم نوری السعید سے ملاقات کریں گے۔ کل انہوں نے نئی دہلی میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی

ایڈیٹر روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ مارچ ۱۹۵۵ء

افواہ

میاں جعفر شاہ سرحد کے وزیر تعلیم نے گڑھی کپورہ میں ایک اجلاس کے دوران میں جو مردان مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقد ہوا، تقریر کرتے ہوئے ان لوگوں کو تنبیہ کی ہے۔ جو مسلم لیگی حکومت کے خلاف افواہیں پھیلا کر عوام کو ہراساں کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت ایسے لوگوں کو جو صوبہ کے نظام کو درہم برہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں سخت سزا دے گی۔ اور حکومت شریر طبقہ کے استیصال کا تہیہ کر چکی ہے

کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جس کے عوام آئین پسند نہ ہوں۔ اور جہاں امن قائم نہ ہو۔ یہ درست ہے کہ حکومتیں بھی بڑی بڑی غلطیاں کرتی ہیں۔ جن سے ملک کو نقصان پہونچتا ہے۔ مگر اس سے بھی خطرناک چیز ملک میں فتنہ وفساد برپا کرنے کی کوشش ہے۔ جو اسلام میں قتل سے بھی زیادہ شدید جرم بیان کیا گیا ہے۔ اکثر تخریب پسند لوگ جو ذاتی یا زیادہ سے زیادہ نظریاتی وجہ سے بعض برسر اقتدار لوگوں سے یا بحیثیت مجموعی حکومت سے پرخاش رکھتے ہیں بجائے آئینی ذرائع کے اور کسی تعمیری پروگرام کے بل پر عوام پر اثر ڈالنے کے افواہوں سے کام لیتے ہیں۔ اور جھوٹی سچی باتیں عوام میں پھیلا کر بے چینی اور بے اطمینانی پھیلاتے رہتے ہیں۔ غیر ترقی یافتہ ملکوں میں اکثر ہوشیار اور چالاک آدمی افواہوں کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور عوام کے رجحانات اور جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اسلام نے افواہوں کو ایک نہایت سخت جرم قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ رسول اکرم کی حدیث میں ایک سنی سنائی بات کو بغیر تحقیقات کے بعینہٖ اسی طرح آگے چلانا خواہ فی الحقیقت وہ بات سچی ہی کیوں نہ ہو کذب قرار دیا گیا ہے۔ یہ احتیاط قومی صحت مندی کے قیام کے لئے نہایت اہم ہے۔ کیونکہ افواہ اکثر قوموں کی تباہی کا باعث بن جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو فراموش کر دیا ہے اور ہمارے اسلامی ملک میں بہت سے ایسے ہوشیار اور چالاک مگر فی الحقیقت عاقبت نااندیش آدمی موجود ہیں۔ جو نہ صرف دنیوی مفادات کے حصول کے لئے افواہ پھیلانے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بلکہ بزعم خود اسلام کی حفاظت کے لئے بھی اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ اکثر ہمارے اخبار نویس بھی ایسے جرم کے ارتکاب کو معمولی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ صحافت کا حقیقی کام عوام کو صحیح خبروں سے مطلع کرنا۔ اور افواہ سے محفوظ کرنا ہوتا ہے۔ ایک ترقی یافتہ ملک میں اخبار نویس حقائق کی تلاش کرتے ہیں۔ مگر ہمارے ملک میں عجیب وغریب خبریں تراشنا ہی صحافت کا کمال سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم روزنامہ نوائے پاکستان لاہور سے ایک خبر درج کرتے ہیں۔ جو اگر نوائے پاکستان کے سٹاف رپورٹر صاحب نے خود نہیں تراشی تو محض افواہ پر اعتبار کر لیا ہے۔ اور اپنی طرف سے اضافے کر کے چھاپ دی گئی ہے۔ خبر حسب ذیل ہے۔

"متعدد احمدیوں نے قادیان میں آباد ہونے کی درخواستیں دے دیں
بھارتی حکومت سے ۱۰۸ مکان حاصل کرنے کی کوشش
—(سٹاف رپورٹر)—

لاہور ۲۶ فروری۔ پاکستان میں ایک مضبوط مرکز بنانے کے بعد ربوہ اور پاکستان کے قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد نے مستقل طور پر قادیان میں آباد ہونے کی درخواستیں دینی شروع کر دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی ایک بہت بڑی تعداد قادیان (بھارت) پہنچ بھی چکی ہے۔ اور باقی ماندہ ہیڈکوارٹر کے احکام کے منتظر ہیں۔

اس سلسلہ میں قادیان کی انجمن احمدیہ نے بھارتی پنجاب کی حکومت کو ایک درخواست دائر کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ ہمارے اراکین بہت بڑی تعداد میں واپس آ کر مستقل طور پر آباد ہونا چاہتے ہیں۔ لہذا انہیں ۱۰۸ ایسے مکانات کا قبضہ دیا جائے۔ جو وہ یہاں چھوڑ کر پاکستان چلے گئے تھے۔ ان ۱۰۸ وسیع وعریض عمارتوں میں اس وقت سکھ نیشنل کالج۔ دیدکور کنیا۔ پاٹ شالہ اور نور ہسپتال کے علاوہ سینکڑوں ہندو پناہ گزین مقیم ہیں۔ ان ۱۰۸ عمارتوں کے علاوہ ۱۳۱ مزید پاکستانی قادیانیوں نے بھی علیحدہ علیحدہ درخواستیں دے کر اپنے مکانات کے قبضہ کا مطالبہ کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت نے ان درخواستوں کا جائزہ لینے کے لئے اپنے ریذیڈنٹ افسروں کو قادیان بھیجنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے اگر رپورٹ حق میں دے دی تو امید ہے کہ یہ تمام تر عمارتیں پاکستان میں مقیم قادیانیوں کے حوالہ کر دی جائیں گی۔ جن قادیانیوں نے بھارت کے شہری ہونے کی درخواست دے کر اپنی عمارتیں حاصل کرنے کی سعی جاری رکھی ہوئی ہے۔ وہ ان دنوں پاکستان میں ہی مقیم ہیں۔ انہوں نے اپنی درخواستوں میں بھی یہ واضح کر دیا ہے۔ وہ کبھی بھی پاکستان کے شہری نہیں تھے۔ اور ہمیشہ بھارت کے وفادار شہری رہے ہیں۔"

(نوائے پاکستان ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء)

ہم مولانا مرتضےٰ احمد خاں صاحب مدیر نوائے پاکستان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسی خبریں بلاتحقیق اخبار میں شائع نہ ہونے دیا کریں۔ اور اگر یہ خبر آپ کی رضامندی سے شائع ہوئی ہے۔ تو یہ خیال فرمائیں۔ کہ اس سے اخبار کا نہ صرف وقار گر جائے گا۔ بلکہ عوام کو غلط فہمی میں ڈالنے کا گناہ بھی آپ کے سر پر ہوگا۔ عوام میں افواہ سے غلط فہمیاں پیدا کرنا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے نزدیک بہت بری چیز ہے۔ وما علینا الا البلاغ

اس ضمن میں ہم روزنامہ نوائے پاکستان کی ایک اور خبر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جس میں اس نے ناجائز تصرف کیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیماری کی اطلاع متواتر الفضل میں واضح الفاظ میں شائع ہو رہی ہیں۔ اور ان اطلاعات میں شروع ہی سے یہ بتایا گیا ہے کہ بیماری کا حملہ ٹل گیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ رو بصحت ہیں۔ مگر معلوم نہیں۔ نوائے پاکستان کے سٹاف رپورٹر نے کس طرح وہ نتائج اخذ کئے ہیں۔ جو اس نے مندرجہ ذیل خبر میں شائع کئے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

"فالج گرنے کی وجہ سے مرزا صاحب کا منہ بند ہو گیا
قادیانیوں کے امیر کی حالت غیر تسلی بخش ہے
—(سٹاف رپورٹر)—

لاہور ۲۵ فروری۔ قادیانیوں کے امیر مرزا بشیر الدین محمود پر کل جو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اس نے نہایت تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ قادیانیوں کے صدر دفتر لاہور سے استفسار پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ان پر فالج کا حملہ نہایت شدید تھا۔

یہ حملہ دل کے دائیں طرف نصف جسم پر ہوا۔ جس سے ان کا ہاتھ اور منہ بے کار ہو گئے وہ کچھ بات کرنے سے قطعی قاصر ہیں۔ ان کا ایک پیر بھی قطعی طور پر مفلوج ہے۔ اور وہ تا حال چلنے پھرنے کی طاقت سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔

ربوہ میں مقامی ڈاکٹروں اور لاہور کے ایک مشہور معالج نے اپنے ٹیکے لگائے ہیں لیکن ان سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ لاہور سے مزید ڈاکٹر طلب کئے گئے ہیں۔ ان ڈاکٹروں میں سے ڈاکٹر عباد اللہ اور افضل لاہور سے ربوہ پہنچ گئے ہیں اور ابھی تک ان کی حالت سخت نازک بیان کی جاتی ہے۔" (نوائے پاکستان ۲ مارچ ۱۹۵۵ء)

ہم جناب مرتضےٰ احمد خاں سے پوچھتے ہیں کہ کیا ذرا بھی خدا کا خوف نہیں رہا؟

ذیل میں ہم ہفت روزہ الاعتصام سے جو اہلحدیث علما کا آرگن ہے ایک اقتباس آپ کے غور کے لئے درج کرتے ہیں۔

"جب آپ اپنے بڑے کسی دوست یا پبلک کے کسی بھی آدمی کے متعلق کچھ سنیں تو اس کی تصدیق کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ بلکہ اس کی تحقیق اور جستجو کریں۔ حتی کہ آپ کو اس کی صحت کا یقین ہو جائے۔ کیونکہ لوگ برائی پھیلانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور عوام ہمیشہ حسن ظن کے بجائے بدگمانی کا جلدی شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کوئی بات سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمیوں سے بھی سنیں۔ تو جب تک کوئی شخص آنکھوں دیکھا حال بیان نہ کرے۔ اس کی تصدیق نہ کریں عینی شاہد کا بھی اس وقت تک اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک یہ یقین نہ ہو جائے۔ کہ یہ شخص ہر قسم کی غرض اور جوڑ توڑ سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں بدگمانی سے منع فرمایا ہے۔ اور اسے ایک ایسا گناہ قرار دیا ہے۔ جو حق کا ہرگز ہرگز فائدہ نہیں دیتا۔"

(الاعتصام ۲۵ فروری ۱۹۵۵ء)

مسئلہ رہن کے متعلق چند مفید معلومات

از مکرم محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین

(۲)

رہن امانت ہے یا ضمانت

رہن کے مسئلہ میں یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے کہ اگر مرتہن سے جائداد مرہونہ کسی وجہ سے ضائع ہو جائے۔ تو کیا راہن کا قرض بھی ساقط ہو جائے گا یا نہیں۔

اس مسئلہ میں بعض فقہا اس طرف گئے ہیں کہ مرتہن کے پاس جائداد مرہونہ امانت ہے۔ اس لئے ضائع ہونے کی صورت میں اس کا حکم وہی ہوگا جو دوسری امانتوں کا ہے۔

دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ جائداد مرہونہ ضمانت ہے۔ اور اس کا حکم وہی ہوگا۔ جو ضمانت کا ہے۔ قبل اس کے کہ میں اس بارہ میں مختلف فقہا کے مذاہب اور اپنا محاکمہ پیش کروں یہ بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ امانت اور ضمانت میں کیا فرق ہے۔ اور ان کا کیا حکم ہے۔ تاکہ اس مسئلہ کے سمجھنے میں سہولت ہو۔

امانت کے متعلق شرعی پوزیشن یہ ہے کہ امین اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی ایسی وجہ سے ضائع ہو جائے جس میں امین کی غفلت یا شرارت کا دخل نہ ہو۔ تو اس صورت میں امین اس کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوگا۔ لیکن اگر اس چیز کا ضیاع امین کی غفلت یا شرارت سے ہوا ہو۔ تو اس صورت میں وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔ مثلاً جائداد تقسیم ملک کی وجہ سے ضائع ہو جائے۔ اور دوسری حکومت اس پر جبراً قبضہ کرے۔ یا کوئی شخص اسے آگ لگا دے تو اس صورت میں امین اس نقصان کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ لیکن اگر امین نے جائداد کو خود ہی آگ لگا دی۔ یا مثلاً روپے کی صورت میں اس نے اس کی پوری پوری حفاظت نہ کی۔ اور اپنے روپے کی طرح اسے بنک میں جمع نہ کرایا یا گھر میں اپنے روپے کے ساتھ صندوق safe میں نہ رکھا بلکہ کسی کھلی جگہ پر رکھ دیا۔ جہاں سے وہ آسانی کے ساتھ چوری ہو سکتا ہو۔ تو ان صورتوں میں امین نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

ضمانت کے متعلق شرعی پوزیشن یہ ہے کہ جب ایسی جائداد ضائع ہو جائے۔ خواہ اس میں ضامن کی غفلت و شرارت کا دخل ہو یا نہ ہو۔ بہرصورت وہ اس نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب میں رہن کے متعلق مختلف فقہا کے مذاہب بیان کرتا ہوں:۔

امام شافعی۔ امام احمد۔ ابوثور اور جمہور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ رہن امانت ہے۔ اگر ضائع ہو جائے تو مرتہن سے قسم لی جائے گی۔ کہ وہ اس کی غفلت سے ضائع نہیں ہوا۔ اگر قسم کھا لے تو وہ نقصان کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ اور اس کا قرضہ بھی ساقط نہ ہوگا۔ بلکہ راہن کو کہا جائے گا۔ کہ وہ کوئی اور جائداد اپنے قرضہ کی ضمانت کے طور پر مرتہن کے حوالہ کرے۔ لیکن اگر مرتہن قسم نہ کھائے۔ یا بعض دیگر ذرائع سے ثابت ہو جائے۔ کہ جائداد مرہونہ مرتہن کی غفلت سے ضائع ہوئی ہے۔ تو اس صورت میں مرتہن اس کا ذمہ دار ہوگا۔ اور راہن کا قرضہ ادا شدہ تصور کیا جائے گا۔ (ہدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۲۳۹)

امام ابوحنیفہ اور جمہور کوفیین کا مذہب یہ ہے کہ رہن ضمانت ہے اگر ضائع ہو جائے۔ تو قرضہ ساقط ہو جائے گا۔ خواہ مرتہن کی غفلت سے ضائع ہو۔ یا بغیر غفلت کے

بعض فقہا نے جائداد مرہونہ کا فرق کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایک جائداد وہ ہے جو مال ظاہر کہلاتا ہے۔ جیسے مویشی۔ مکان اور جائداد غیر منقولہ۔ ایک جائداد وہ ہے جو مال باطنی کہلاتا ہے۔ جیسے سونا چاندی اور دیگر جائداد منقولہ جو چھپا کر رکھی جا سکتی ہو۔

اس فرق کے تحت امام مالک۔ اوزاعی اور عثمان البتی کا مذہب یہ ہے کہ اگر ایسی جائیداد ضائع ہو جائے۔ جو اموال باطنہ میں سے ہے۔ تو مرتہن ضامن ہوگا۔ خواہ اس کی غفلت سے ضائع ہوئی ہو۔ یا بغیر غفلت کے۔ اور اگر ایسی جائداد ضائع ہو جائے۔ جو اموال ظاہرہ میں سے ہے۔ تو اس صورت میں مرتہن امین ہوگا۔ یعنے اگر اس کی غفلت سے ضائع ہوگا۔ تو نقصان کا ذمہ دار ہوگا ورنہ نہیں (ہدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۲۳۹)

امام شافعی کے دلائل

امام شافعیؒ اپنے مذہب کی تائید میں مندرجہ ذیل دلائل بیان فرماتے ہیں۔

اول۔ سعید بن المسیب کی روایت حضرت ابوہریرہ سے مندرجہ ذیل الفاظ میں مروی ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغلق الرھن من صاحبہ الذی رھنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ (رواہ الشافعی والدارقطنی)

امام شافعی کے استدلال کے ماتحت اس حدیث کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ رہن کو راہن پر بند نہیں کر دینا چاہیئے۔ یعنے مرتہن کو یہ حق نہیں کہ وہ راہن کو رہن سے فائدہ اٹھانے نہ دے۔ پس امام شافعی کے نزدیک جب اس حدیث کے مطابق مرتہن کو رہن کے روکنے کا اختیار نہیں ہے تو اس کی ہلاکت سے جو نقصان ہوا ہے۔ وہ اس کا ذمہ دار بھی نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس کی مزید تشریح ان الفاظ میں کر دی کہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ۔ یعنے راہن کو ہی اس کا فائدہ ہے۔ یعنے جب تک وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور مرتہن کے قبضہ میں محفوظ ہے۔ تو اس کا فائدہ راہن کو ہی حاصل ہوگا۔ اور اگر وہ مرتہن کی غفلت کے بغیر ضائع ہو جائے۔ تو اس وجہ سے نقصان بھی راہن کا ہی ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذمہ قرضہ تو اسی طرح بحال رہے گا۔ لیکن اس کی جائداد بلا عوض ضائع ہو گئی۔

دوم۔ امام شافعی کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جب راہن نے اپنی جائداد مرتہن کے سپرد کر دی تو حقوق ملکیت راہن کے ہی بحال رہتے ہیں۔ پس جب حقوق ملکیت راہن کے ہوں تو مرتہن اور راہن دونوں اس کے مالک نہیں ہو سکتے لازماً ایک کو مالک اور دوسرے کو امین قرار دینا پڑے گا۔ پس اس جہت سے مرتہن اس جائداد کا امین ہے

امام مالک کے دلائل

امام مالکؒ نے اپنی تائید میں یہ دلیل بیان کی ہے کہ راہن اپنی جائداد رہن رکھنے کے بعد اس کا اسی طرح مالک رہتا ہے۔ جس طرح رہن سے قبل مالک تھا۔ مرتہن کے سپرد صرف اس کی حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ وہ اموال جو ظاہر ہیں اور ان کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ ان کے ضائع ہونے کے متعلق تو واضح طور پر یہ علم ہو سکتا ہے کہ اس کے ضائع ہونے میں مرتہن کی غفلت تھی یا نہ تھی۔ مثلاً اگر اس نے مویشی اپنے مقررہ باڑہ میں داخل کئے ہوں۔ اور اس کا دروازہ مقفل کیا ہو اور ان کی حفاظت کے لئے پہرہ دار مقرر کیا ہو۔ پھر اگر پہرہ دار کی غفلت کی حالت میں چور قفل توڑ کر مویشی نکال کر لے گئے ہوں تو ہم کہیں گے کہ مرتہن نے تو پوری حفاظت کی لیکن اس کے باوجود چور پہرہ دار کی غفلت سے اس کے مویشی نکال کر لے گئے۔ لہٰذا وہ اس نقصان کا ذمہ دار نہیں۔ بخلاف اس کے مال باطن کے متعلق یقینی طور پر علم نہیں ہو سکتا۔ کہ مرتہن نے اس کی حفاظت کی یا نہیں۔ مثلاً روپے کی چوری ہو جانے کے بعد مرتہن ہزار کہے کہ میں نے اس کی پوری حفاظت کی تھی راہن کو اس کا اطمینان نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایسی حفاظت تھی جس کا تعلق مرتہن کی ذات سے تھا اور اس کا علم صرف اس کی ذات کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرے شخص کو آسانی کے ساتھ اس کا یقین نہیں ہو سکتا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ حقیقۃً بری الذمہ ہو۔ پھر بھی وہ الزام و اتہام سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اس مشکل کے پیش نظر امام مالک نے اصول ہی یہ مقرر کر دیا کہ اموال باطن کے متعلق تو مرتہن ضامن ہے۔ لیکن اموال ظاہر کے متعلق وہ امین ہے۔

امام ابوحنیفہ کے دلائل

امام ابوحنیفہ کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

اول۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رہن کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے

وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتباً فرھن مقبوضۃ فان امن بعضکم بعضاً فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ

یعنے اگر تم سفر میں ہو اور قرض وغیرہ کی تحریر لکھنے کے لئے کاتب میسر نہ آئے تو ایک دوسرے کو رہن با قبضہ دے کر قرض حاصل کر لیا کرو۔ اسی طرح اگر تم میں سے بعض بعض کے پاس امانت رکھے۔ تو وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو وہ حسب وعدہ اس کی امانت واپس کر دے

امام ابوحنیفہ کا یہ استدلال یہ ہے۔ کہ اس آیت میں رہن کے ذکر پر امانت کے ذکر کو عطف کیا ہے۔ اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ رہن امانت نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر رہن امانت ہوتا تو رہن پر امانت کو عطف نہ کیا جاتا تھا۔ کیونکہ ایک چیز کا عطف اپنے غیر پر ہوتا ہے۔ اپنے نفس پر نہیں ہوتا۔ پس جب یہ ثابت ہوا کہ رہن امانت نہیں ہے۔ تو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ ضمانت ہے۔ (احکام القرآن لابی بکر جصاص جلد ا صفحہ ۵۲۶)

دوم۔ امام ابوحنیفہ کی دوسری دلیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے جو مندرجہ ذیل الفاظ میں منقول ہے۔

عن مصعب بن ثابت قال سمعت عطاء یحدث ان رجلاً رھن فرساً فنفق فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمرتھن ذھب حقک وفی لفظ اخر لا شئ لک (ابوداؤد)

عطاءؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنا گھوڑا رہن رکھا اور وہ مرتہن کے قبضہ میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے مرتہن کو کہا کہ تمہارا حق جاتا رہا۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے لئے اب کوئی چیز نہیں ہے۔ یعنی تم نے جو روپیہ راہن کو دیا ہوا ہے۔ اس میں سے اب تمہیں کچھ نہیں ملیگا۔ کیونکہ اس گھوڑے کے ہلاک ہونے کی وجہ سے تمہارا قرض ساقط ہوگیا۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حدیث اس سلسلہ میں بالکل واضح ہے۔ کہ جب مرہونہ شے مرتہن سے کسی وجہ سے بھی ضائع ہوجائے۔ اس کا قرض ساقط ہوجاتا ہے۔ اس دلیل کے جواب میں امام صاحب پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ گھوڑا مرتہن کی غفلت سے ضائع نہیں ہوا تھا۔ ورنہ ان کا استدلال ان کے حق میں دلیل نہیں بن سکتا۔

سوم۔ رہن مرتہن کے پاس بطور ضمانت ہوتا ہے۔ اور اس کے ضائع ہونے سے دین ساقط ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں بھی کسی قدر اختلاف ہے۔ ایک گروہ کا خیال یہ ہے۔ کہ جائیداد مرہونہ کی قیمت خواہ قرضہ سے کم ہو۔ یا زیادہ۔ اس کے ضائع ہونے سے دین ساقط ہوجاتا ہے۔ یہ مذہب حسن بصری۔ ابراہیم نخعی۔ قاضی شریح۔ شعبی۔ زہری اور قتادہ کا ہے۔ اور احناف کے ایڈووکیٹ جنرل امام طحاوی کے نزدیک امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے۔ کہ اگر جائیداد مرہونہ کی قیمت قرضہ سے زیادہ ہو۔ تو اس صورت میں اگر جائیداد مرہونہ کے ضائع ہونے میں مرتہن کی غفلت یا شرارت کا دخل نہ ہو۔ تو راہن کا قرضہ ساقط ہوجائے گا۔ اور زائد قیمت کا مرتہن ذمہ دار نہ ہوگا۔ لیکن اگر اس کے ضائع ہونے میں مرتہن کی شرارت کا دخل ہو۔ تو قرضہ ساقط ہوجائے گا۔ اور زائد قیمت کا مرتہن ضامن ہوگا۔

اسی طرح اگر جائیداد کی قیمت قرضہ سے کم ہو۔ تو ہر دو صورتوں میں اس جائیداد کے مساوی قرضہ ساقط ہوجائے گا۔ اور بقیہ قرضہ کے عوض مزید جائیداد رہن رکھنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ یہ مذہب ابراہیم نخعی۔ قتادہ کا ہے۔ اور ابن حزم کے نزدیک امام ابوحنیفہ رح کا بھی یہی مذہب ہے۔ اس فرق کے مطابق جس صورت میں کہ جائیداد کی قیمت کم ہو یا بیش اس کے ضائع ہونے سے قرضہ ساقط ہوجاتا ہے۔ جن کے نزدیک امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ وہ اس گروہ کی طرف سے مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ارشاد

حدثنا حماد بن سلمۃ عن قتادۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرھن بما فیہ (دارقطنی)

انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ رہن کی قیمت قرض کی ضامن ہے۔

اسی طرح محارب بن دثار سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک تنازعہ کا فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ

ان الرھن بما فیہ (احکام القرآن جلد ۱ صفحہ ۵۲۷)

کہ رہن کی قیمت قرض کے ساقط کرنے کے لئے کافی ہے۔

غرض اس گروہ کے نزدیک جائیداد کی قیمت خواہ کم ہو یا زیادہ اس کے ضائع ہوجانے سے قرض ساقط ہوگیا۔ ان کے خیال میں جائیداد کی قیمت کم ہونے کی صورت میں چونکہ مرتہن اپنے قرضہ کے عوض میں اس کم قیمت والی جائیداد کو بطور ضمانت کے اپنے پاس رکھنے پر ایک مرتبہ راضی ہوگیا۔ تو اب اس جائیداد کے ضائع ہونے پر اس کا یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے قرضہ کے عوض میں مزید جائیداد کا مطالبہ کرے۔

چہارم:۔ اس سلسلہ میں عقلی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ اگر رہن کی حیثیت محض امانت کی ہو۔ تو امانت کا حکم یہ ہے۔ کہ اس میں مالک کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ جب چاہے امین سے واپس لے لے۔ لیکن رہن کی حیثیت یہ ہے۔ کہ راہن جب تک اپنا قرضہ ادا نہ کردے اپنی جائیداد واپس نہیں لے سکتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ رہن ضمانت ہے امانت نہیں ہے۔

(شرح معانی الآثار مترجم للطحاوی جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

پنجم:۔ امام شافعی رح کی طرف سے جو حدیث لا یغلق الرھن لہ غنمہ وعلیہ غرمہ پیش کی گئی ہے۔ احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ اس میں فقرہ لا یغلق الرھن میں خطاب مرتہن کو ہے۔ کیونکہ پہلے یہ رواج تھا۔ کہ قرضخواہ مقروض سے ایک جائیداد رہن لیتا اور اس سے یہ لکھوا لیتا کہ اگر مقررہ مدت تک اس کا قرض ادا کردیگا۔ تو اس کی جائیداد اسے واپس کردی جائیگی۔ ورنہ اس کے قرض کے عوض میں ضبط کرلی جائیگی۔ اس رسم کے خلاف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مدت مقررہ گزرنے کے بعد بھی مرتہن کو یہ اجازت نہیں کہ وہ کل جائیداد اپنے لئے روک لے اور اسے ضبط کرے۔

اسی طرح احناف کے نزدیک لہ غنمہ وعلیہ غرمہ میں خطاب راہن کو ہے۔ کہ جائیداد مرہونہ میں اگر کوئی زیادتی اور نمو ہو۔ تو اس کا حقدار راہن ہوگا۔ مرتہن صرف اصل جائیداد کا مستحق ہے۔ اسی طرح اگر کوئی نقصان ہوگا۔ تو وہ بھی راہن کا ہوگا۔ اور اصل قرض اسی طرح کھڑا رہے گا۔ جب تک ادا نہ کردے۔

چنانچہ اس کے متعلق ابوبکر جصاص لکھتے ہیں

کانو یوجبون استحقاق ملک الرھن للمرتھن بمضی الاجل قبل القضاء الدین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلق الرھن ای لا یستحقہ المرتھن بمضی الاجل ثم فسرہ قال لصاحبہ یعنی للراھن غنمہ یعنی زیادتہ۔ فبین ان المرتھن لا یستحق غیر عین الرھن لانما وزیادتہ وان دینہ باق علیہ کما کان وھو معنی قولہ وعلیہ غرمہ (احکام القرآن ص ۵۲۹/۱)

امام طحاوی لہٗ غنمہ وعلیہ غرمہ کی تفسیر یہ بیان فرماتے ہیں:۔

فی تفسیر قول سعید بن المسیّب لہٗ غنمہ وعلیہ غرمہ ان ذالک فی البیع یریدون اذا بیع الرھن بثمن فیہ نقص عن الدین غرم للمرتھن ذالک النقص وھو غرمہ المذکور فی الحدیث واذا بیع بفضل عن الدین اخذ الراھن ذالک الفضل وھو غنمہٗ

(شرح معانی الآثار جلد ۲ ص ۱۰۹)

کہ سعید بن مسیّب کے بیان کردہ قول لہ غنمہ وعلیہ غرمہ کا مطلب یہ ہے کہ جب جائیداد مرہونہ فروخت کی جائے۔ اور وہ دین سے کم قیمت پر فروخت ہو۔ تو راہن اس کمی کا نقصان مرتہن کے لئے پورا کریگا۔ لیکن اگر زیادہ قیمت پر فروخت ہو تو زیادتی کا فائدہ بھی راہن ہی اٹھائیگا۔

ابوبکر جصاص کی تحقیق یہ ہے۔ کہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ کے الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ الفاظ خود سعید بن المسیّب کے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

قال یونس بن زید قال ابن شھاب وکان ابن المسیّب یقول الرھن لمن رھنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ فاخبر ابن الشھاب ان ھذا قول ابن المسیّب لا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان ابن المسیّب قد رویٰ ذالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قال وکان ابن المسیّب یقول ذالک۔ (احکام القرآن جلد ۲ ص ۵۲۸)

یونس بن زید کہتے ہیں۔ کہ ابن شہاب یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ابن المسیّب یہ کہا کرتے تھے۔ کہ الرھن لمن رھنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ۔ گویا اس سے ابن شہاب کا یہ منشا تھا۔ کہ یہ قول ابن مسیّب کا اپنا قول ہے۔ نہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ کیونکہ اگر یہ قول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہوتا۔ تو ابن شہاب یہ نہ کہتے کہ ابن المسیّب ایسا کہا کرتے تھے۔ بلکہ وہ یہ کہتے کہ ابن المسیّب رسول کریمؐ سے یہ روایت بیان کیا کرتے تھے۔

میرے نزدیک ابوبکر جصاص کی یہ تحقیق درست نہیں ہے۔ بوجوہات ذیل:۔

اول اس روایت کی سند یہ ہے۔ عن سفیان بن عیینۃ عن زیاد بن سعد عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ۔ حاکم نے اس حدیث اور اس سند کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ھذا حدیث صحیح اعلی الاسناد علی شرط الشیخین۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس کی سند نہایت اعلیٰ اور شیخین کی شرط کے موافق ہے۔ (مستدرک حاکم بحوالہ نصب الرایۃ جلد ۴ ص ۳۲۰)

دوم۔ اس روایت کو ابن حبان نے "صحیح" میں اور حاکم نے "مستدرک" میں اور امام شافعی رح اور دارقطنی نے نقل کیا ہے۔ اور ان میں سے کسی نے کبھی صحیح نہیں کہا۔ کہ لہ غنمہ اور علیہ غرمہ کے الفاظ ابن المسیّب کے اپنے ہیں۔ بلکہ دارقطنی نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "ھذا اسناد حسن متصل" کہ یہ سند حسن ہے اور متصل ہے (دارقطنی بحوالہ نیل الاوطار جلد ۵ ص ۲۳۵) پس ائمہ حدیث کی تصدیق کے بعد یہ خیال کرنا کہ اس میں بعض الفاظ ابن المسیب نے اپنی طرف سے بیان کئے ہیں درست نہیں ہے۔

بہرکیف اس بارہ میں دلائل اور اعتراضات کا سلسلہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ اگر صرف ان اختلافات اور ان سے متعلق موافق و مخالف بحثوں کو ہی بیان کیا جائے۔ تو ایک مبسوط کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اس جگہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ فقہاء نے اس بارہ میں خوب بحثیں کی ہیں۔ اور اپنی اپنی تائید میں عقلی اور نقلی دلائل کا ایک ذخیرہ پیش کردیا ہے۔ لیکن اب سوال تو یہ ہے۔ کہ ہمارے نزدیک ان میں سے کونسا مسلک قابل قبول اور قرآن اور سنت اور فطرت صحیحہ کے عین موافق ہے۔

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

ایک عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی!

تسلسل کے لئے ملاحظہ ہو اخبار الفضل مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۷ شہادت ۱۳۳۳ہش ۲۷ اپریل ۱۹۵۴ء

مہاراجہ دلیپ سنگھ نے جیساکہ خود ان کے قول سے جو اس سے قبل درج کیا جا چکا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اپنی خواہش سے نہیں بلکہ اپنے ستگورو یا واہگورو کے حکم سے انگلینڈ کی شہریت اور سکونت ترک کر کے انگریزی پارلیمنٹ سے پنجاب کو واپس آنے کی اجازت چاہی تھی۔ اور پورے پانچ سال کی لگاتار کوشش کے بعد جب اجازت مل گئی۔ تو وہ اپنی انگلینڈ کی تمام جائداد کوڑیوں کے مول دے کر مع اہل و عیال جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ اور ان کا جہاز سمندر کے پانی کو چیرتا ہوا بھارت کے ساحل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ اور تمام دنیا میں یہ بات شہرت پا گئی تھی۔ کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اپنے آبائی وطن کو واپس جا رہا ہے۔ اور بقول سکھ ودوانوں کے سکھ پبلک پورے جوش و خروش سے اور تن دہی سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے فرزند ارجمند مہاراجہ دلیپ سنگھ کے پنجاب آنے کی خوشیاں منانے کے انتظام اور تیاری میں مصروف تھی۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں مشتاق نظریں ان کی اس تشریف آوری سے راحت حاصل کرنے کے انتظار میں تھیں۔ بے شمار دل ان کی جلوہ نمائی کے تصور سے سینوں میں اچھل رہے تھے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کا جہاز ان کو اور ان کے اہل و عیال کو لئے ہوئے بڑی تیزی اور سرعت سے سمندر کے پانیوں کو چیرتا ہوا چلا آ رہا تھا اور تھوڑے سے ہی دنوں میں بھارت کے ساحل پر پہنچنے والا تھا۔ ان حالات میں ان کے عدن کے بعد آگے بڑھنے سے روکا جانا اور جہاز سے اتار کر ایک بنگلہ میں نظر بند کیا جانا۔ اور مہاراجہ کا عدن کے قیام میں آگے بڑھنے کے لئے ہند اور انگلینڈ دونوں جگہ تار دینا اور آگے بڑھنے کی سر توڑ کوشش کرنے کے باوجود ناکام رہنا اور عدن سے بجائے بھارت کی طرف بڑھنے کے یورپ کو واپس لوٹنے پر مجبور ہونا ایسے امور ہیں۔ جن سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا عظیم سے عظیم ترین جاتا ہے۔ اور یہ حقیقت پوری شان شوکت اور آب و تاب سے اہل نظر کے سامنے آ جاتی ہے کہ:۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس پیشگوئی کے ایسا صفائی کے ساتھ پورا ہو جانے سے ایک بار دنیا پر یہ واضح ہو گیا۔ سچا اور زندہ خدا وہی ہے جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے فرستادہ اور مامور ہیں۔ جن سے وہ ہمکلام ہوتا۔ اور جن کو غیب کی خبروں سے آگاہ کرتا تھا۔ تا وہ خبریں جب ظہور میں آئیں۔ تو طالبانِ حق ان سے فائدہ اٹھا کر ہدایت پائیں۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے عدن سے واپس لوٹائے جانے پر پوری ہو گئی۔ حضور نے خود بھی اپنے پاکیزہ لٹریچر میں اس کے پورا ہونے کا بار بار اعلان فرمایا ہے۔ جیساکہ ایک مقام پر حضور لالہ مرلی دھر آریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

دلیپ سنگھ کے ابتلاء کا حال جو آپ نے پیش از وقوع اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پڑھ لیا تھا اور پھر میری زبانی بھی ایک مجمع میں سن لیا تھا۔۔۔۔۔ اب آپ ذرا بیدار ہو کر دیکھیں کہ یہ پیشگوئی کیسی ہو بہو پوری ہو گئی اور دلیپ سنگھ کو قصد سفر پنجاب میں کیا کچھ غم و غصہ و تلخی و رنج اٹھانا پڑا اور کیسے وہ ناکامی سے خفیف ہو کر واپس لوٹایا گیا۔ کیا آپ حلف اٹھا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو پیش از وقوع دلیپ سنگھ کے ابتلاء کی خبر نہیں دی گئی تھی۔ کیا آپ قسم کھا کر بیان کر سکتے ہیں کہ آپ کو جلسہ عام میں نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ فقرہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا جس میں لکھا ہے کہ امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت متوحش خبریں اس سے مراد دلیپ سنگھ ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ جا بجا صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو جو پانچ سو سے کسی قدر زیادہ ہی ہوں گے کئی شہروں میں پیش از وقوع بتلائی گئی تھی۔ اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بھی دور دور ملکوں تک تقسیم کئے گئے تھے۔ پھر آخر کار جیساکہ پیش از وقوع بیان کیا گیا تھا۔ اور لکھا گیا تھا۔ وہ سب باتیں دلیپ سنگھ کی نسبت پوری ہو گئیں۔

(سرمہ چشم آریہ ۱۸۸۷ء ۱۸۸۰ء)

ایک اور مقام پر حضور فرماتے ہیں:۔

"دلیپ سنگھ عدن سے واپس ہوا اور اس کی عزت اور فرمائش بہت بہت خطرہ پڑا۔ جیساکہ میں نے صدہا آدمیوں کو خبر دی تھی"

(نزول المسیح ۲۲۶)

ایک اور مقام پر حضور کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:۔

"بالآخر اسکو مطابق پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور سب کی خجالت اٹھانی پڑی اور اپنے مدعا سے محروم رہا"

(اشتہار درجب الاظہار ضمیمہ سرمہ چشم)

حضور نے اپنی مشہور اور معروف تصنیف حقیقۃ الوحی میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"جب دلیپ سنگھ کی نسبت اخباروں میں بار بار بیان کیا گیا تھا کہ وہ پنجاب میں آئے گا۔ تب مجھکو دکھایا گیا کہ وہ ہرگز نہیں آئے گا۔ بلکہ روکا جائے گا۔ اور میں نے قریباً پانسو آدمیوں کو اس پیشگوئی سے مطلع کیا تھا۔ اور ایک اشتہار میں بھی جو دور دور تک تھا۔ اجمالاً اس پیشگوئی کو لکھا تھا۔ چنانچہ آخر کار ایسا ہی ظہور میں آیا"

(حقیقۃ الوحی ۲۳۱)

عدن میں روکے جانے کے بعد

یہ ایک حقیقت ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پنجاب آتے ہوئے عدن میں روک دئے جانے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حضور نے اپنے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے بعد جو کچھ فرمایا تھا۔ اسکا ماحصل یہ تھا کہ پنجابی الاصل مہاراجہ رنجیت سنگھ اب ہزار کوشش کرنے کے بعد بھی پنجاب کی سرزمین پر قدم نہیں رکھ سکتا اور لاکھ جتن کرنے پر بھی وہ اور وہ سکونت پنجاب میں ناکام رہے گا۔ اور یہ بات اسکے عدن میں روک دئیے جانے سے پوری ہو جاتی ہے لیکن اس میں کوئی بھی کلام نہیں کہ عدن میں روک دئیے جانے سے پوری ہو جاتی ہے لیکن اس میں کوئی بھی کلام نہیں کہ عدن میں روک دئیے جانے کے بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ نے جو جو کوششیں پنجاب واپس آنے اور اپنا کھویا ہوا راج حاصل کرنے کیلئے کیں اور وہ سب کی سب ناکام رہیں۔ ان سے اس پیشگوئی کی شان اور عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ہر کوشش اس کی ناکامی اور نامرادی کو اور بھی واضح کرنے کا باعث بنی۔ حتیٰ کہ سکھ لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی پے در پے ناکامیوں اور نامرادیوں سے تنگ آ کر ایک مرتبہ خودکشی کا بھی قصد کیا تھا۔ لیکن وہ اپنی اس کوشش میں بھی ناکام ہی رہا۔ (ملاحظہ ہو جلاوطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ۱۱۲-۱۱۳)

سکھ لٹریچر سے اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ عدن میں روکے جانے کے بعد بھی مہاراجہ دلیپ سنگھ نے پنجاب آنے کا خیال ترک نہیں کیا۔ بلکہ اس کے لئے از سر نو جدوجہد شروع کرنی چاہی۔ اس کی بی بی نے مخالفت کی۔ اور یہ مشورہ دیا کہ انگلینڈ واپس جا کر اپنی بقیہ زندگی خاموشی سے بسر کرنا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ ان کی اہلیہ نے ان سے کہا تھا کہ:۔

"اب انگلینڈ واپس جانے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ بڑھاپے کے دن آرام سے بسر کرو۔ جس مقصد کے لئے آپ بے چین ہو رہے ہیں۔ وہ اس زندگی میں حاصل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔ اس کا انجام موت ہے۔ (ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ص ۶۶)

لیکن مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اپنی اہلیہ کا یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ جیساکہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ مہاراجہ جی نے اپنی بی بی سے یہ کہا:۔

"خواہ کچھ بھی ہو۔ میں مروں یا میرا مردہ خراب ہو لیکن میں انگلینڈ واپس نہیں جاؤں گا۔ میں کیا منہ لے کر واپس جاؤں۔۔۔۔۔ اگر ان (انگریزوں) کی نیت یہ تھی کہ میں ہندوستان واپس نہ جاؤں تو مجھے لنڈن میں ہی جواب دے دیتے۔ کرایہ خرچ کیا۔ راستہ میں خراب ہوا۔ حتیٰ کہ مع اہل و عیال کے سمندر میں غرق ہونے سے بمشکل بچا۔۔۔۔۔۔۔ نہیں بمبا (یہ ان کی بی بی کا نام تھا ناقل) جدھر وقت مجھے راستہ دے گا چلا جاؤں گا۔ شاہی زندگی کی بجائے فقیری اختیار کر لوں گا۔ لیکن انگلینڈ واپس نہیں جاؤں گا۔ نہیں جاؤں گا"

ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ص ۶۷

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

راتوں کو اٹھو اور دُعا کرو

"راتوں کو اُٹھو اور دُعاء کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کیلئے دُعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السّلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اُٹھو، دُعاء کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول اور فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائیگا اور عملی طور سے دُعاء کرے گا۔ اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کریگا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالےٰ سے نا اُمید مت ہو۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible])

سیکرٹریان مال خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل اعلان کرایا جا چکا ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ بجٹ کو تشخیص کر کے بھجوا دیتی ہیں۔ مگر آمد کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ اس اعلان کا خاطر خواہ کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور خدام الاحمدیہ کے چندوں کی رفتار آمد میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اب ہر مجلس کو اس کے بجٹ اور وصولی کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دی جا رہی ہے جس سے مجالس کو اپنے بجٹ کی پوزیشن کا علم ہو جائے گا۔ آپ نے جو وعدہ بصورت بجٹ سال کے شروع میں کیا تھا اسے پورا کرنا آپ کا فرض ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سیکرٹریان مال چندوں کو وصول کر کے مرکز میں نہیں بھجواتے بلکہ اپنے پاس روک رکھتے ہیں۔ یہ طریق نہایت غیر مناسب ہے۔ اس سے ایک تو ہمیں وصولی کا علم نہیں ہوتا۔ دوسرے رقم کے ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اور تیسرے رقم نہ ہونے کی وجہ سے مرکزی ادارہ کے کارکنان کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات پورا کرنے میں سخت دقت محسوس ہوتی ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے ایک عزیز دوست جگر کی خرابی کی بنا پر عرصہ تین سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ میاں عزیز احمد مکان ۳ گلی ۴۸ گوالمنڈی لاہور

(۲) ملک عبد الحکیم خانصاحب ملوی خوشاب بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ نیز میری اپنی صحت بھی کافی عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمود احمد نیوز ایجنٹ ۲۸ ۵ کلیٹن روڈ کراچی ۵

(۳) خاکسار امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہے احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرشید طارق گنج مغلپورہ لاہور

(۴) میری ہمشیرہ نرگس بانو امسال میٹرک کے امتحان میں شرکت کر رہی ہیں۔ قارئین کرام ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ صفدر پرویز داؤدی نیا محلہ B/۱۸۱ لیاقت روڈ راولپنڈی

(۵) میری چھوٹی ہمشیرہ بشریٰ کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد ربوہ)

(۶) میرا چھوٹا بچہ سخت بیمار ہے اور کمزوری بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ صحیح اللہ احمدی سٹریٹ ۱۳ مکان ۹ فیض باغ لاہور

جناب سیّد عبد الحلیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ کٹک کا انتقال

مرحوم ایک سچے مخلص خادم دین اور پُر خلوص دوست تھے

(از مکرم ابو العطاء صاحب فاضل)

۱۹۱۶ء۔۱۹۱۷ء کی بات ہے جب میں گیارہ برس کی عمر میں اپنے گاؤں سے دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے قادیان شریف آیا اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ ان دنوں مدرسہ احمدیہ میں دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء میں ہمارے کلاس فیلو اور مخلص دوست سید عبد الحکیم صاحب کٹکی بھی تھے۔ چونکہ بعض دوسرے کٹکی طلبہ کے بلحاظ رشتہ آپ ماموں تھے اور وہ انہیں ماموں جان کہہ کر ہی پکارتے تھے اسلئے بورڈنگ اور مدرسہ میں ہم سب طالب علم بھی سید عبد الحکیم صاحب کو اسی نام کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ سید عبد الحکیم صاحب اپنے خاندانی حالات اور صحت کی خرابی کے باعث تعلیم مکمل نہ کر سکے بلکہ مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاسوں سے انہیں پڑھائی چھوڑنی پڑی مگر اپنے اخلاص اور احمدیت سے محبت وعشق کے باعث وہ ہمیشہ یہ تڑپ رکھتے تھے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ادا ہو جائے اور نیز یہ کہ انہیں مرکز سلسلہ میں آنیکا بار بار موقعہ ملے۔ چنانچہ وہ بعد ازاں کئی مرتبہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان تشریف لائے مگر ہر مرتبہ واپسی کے وقت وہ غمگین اور آبدیدہ ہو کر واپس ہوتے رہے۔ انہیں یہ بڑی حسرت تھی کہ مالی تنگی کے باعث وہ ہر سال قادیان نہیں آ سکتے اور انہیں مالی خدمت کا زیادہ موقعہ نہیں ملتا۔

ایام طالب علمی کی یادیں بہت گہرے نقوش چھوڑتی ہیں۔ عزیز مکرم سید محمد موسیٰ صاحب نے کٹک سے اطلاع دی تھی کہ:۔

"میرے خسر سید عبد الحکیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ۔ جو آپ کے ہم مکتب تھے اور آپ سے گہری محبت رکھتے تھے مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء بروز جمعرات اس دار فانی کو خیر باد کہتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون"

اس خبر کو پڑھ کر تمام واقعات آنکھوں کے آگے پھر گئے اور مرحوم کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ مرحوم میرے مخلص دوست تھے اور در حقیقت تو وہ مدرسہ کے تمام ساتھیوں سے گہرا انس رکھتے تھے اور ہم سب بھی کچھ تو اس لئے کہ وہ دور سے دینی تعلیم سیکھنے آئے ہیں اور کچھ ان کی پرخلوص طبیعت کے باعث ان سے دل لگاؤ رکھتے تھے۔ میں نے جتنے سال بلاد عربیہ میں گذارے مرحوم برابر وہاں بھی خط لکھتے رہے اور بعد ازاں بھی سلسلہ خط وکتابت جاری رہا۔ ہمارے پیارے بھائی سید عبد الحکیم صاحب مرحوم زمانہ طالب علمی سے ہی پکے نمازی بلکہ تہجد گذار تھے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسلام کیلئے قربانی کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہیں اپنے علاقہ میں بطور ایک عالم دین اور بطور امیر جماعت خدمت دین کا اچھا موقعہ ملا ہے۔ ایک دفعہ تبلیغی دورہ میں مجھے کٹک جانے کا موقعہ ملا تو مرحوم کی محبت بھری گفتگو اور اشاعت احمدیت کے قابل رشک جذبہ سے روح میں ایک وجد کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ مرحوم کو اپنے رشتہ داروں کے حقوق کا بھی خاص خیال رہتا تھا۔ انہوں نے ہی عزیز سید محمد موسیٰ صاحب کو جامعہ احمدیہ احمد نگر میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے بھجوایا تھا۔ مرحوم اپنی بچیوں کے حق میں نہایت شفیق باپ تھے اور اپنے دوستوں کے لئے نہایت وفا شعار دوست تھے۔ میں اس بات کو کبھی نہیں بھولا تھا کہ جب بھی سالانہ جلسہ پر آپ قادیان آتے تھے تو اپنے باغ سے کچھ ناریل بطور محبت ہمارے بچوں کیلئے بطور تحفہ ضرور ساتھ لاتے تھے۔ اتنی دور دراز مسافت سے لائے ہوئے یہ ناریل ناریل نہ ہوتے تھے بلکہ پرخلوص دل کی نہ بھولنے والی یادیں ہوتی تھیں۔

سید عبد الحکیم صاحب مرحوم کی وفات سے ہمارے ہم جماعت طلبہ کی کڑی کا ایک اور سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ جماعت کیلئے ایسے مخلصین کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھایا تھا۔ احباب بھی مرحوم کی ترقی درجات اور ان کے پسماندگان پر افضال الٰہی کی بارش کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان

ماہ فروری کے بل ایجنٹ

حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء تک دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ میں پہنچ جانی چاہئیے ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے احباب نومولود کی درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں نیز میری والدہ بیمار ہے ان کی صحت یابی کیلئے اور ہم تینوں بھائیوں کی امتحان میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

سید لقمان شاہ مڈل سکول اتر شیشہ (صوبہ سرحد)

مشرقی بنگال میں انتشار انگیز سرگرمیوں کی پرزور مذمت

ڈھاکہ کے اخبار روزنامہ "انگارہ" کا مقالہ افتتاحیہ

جماعت اسلامی کے رسالہ "چراغ راہ کراچی" کے جنوری کے پرچے میں "مکتوب بنگالہ" کے نام سے اسعد گیلانی کا جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کے خلاف مشرقی بنگال میں شدید احتجاج کیا گیا ہے۔ اور علی الخصوص ڈھاکہ کے اخبار روزنامہ "انگارہ" نے متعدد ایڈیٹوریل مضامین میں انتشار انگیزی کی پرزور مذمت کی ہے وہ اپنے ایک اور مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے:—

"جماعت اسلامی کے سربرآوردہ کارکن اسعد گیلانی کا لکھا ہوا "مکتوب بنگالہ" جو ماہ جنوری ۱۹۵۵ء "چراغ راہ" میں طبع ہوا ہے۔ اس میں مہاجرین مشرقی پاکستان کے خلاف جی کھول کر انتہائی زہریلا پروپیگنڈا کیا گیا ہے اور اسعد گیلانی کی اس ڈھٹائی پر جس کی بنیاد صرف مہاجر دشمنی ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ "پاکستان دشمنی" کے جذبات کی بھی "مکتوب بنگالہ" میں پوری پوری ترجمانی کی گئی ہے۔ آج تک "مودودی پارٹی" اسعد گیلانی کے اس بیہودہ فعل کے تعلق سے خاموش ہے۔ ہمیں حیرت تھی جماعت اسلامی کے دیگر یہاں کے ذمہ داران کی اس خاموشی پر۔ چنانچہ بروز اتوار ۳۰ جنوری کو ہم خود مرکز جماعت اسلامی کے دفتر نواب پور روڈ میں حاضر ہوا اور وہاں پر جماعت اسلامی کے متعدد سرگرم کارکنوں سے ملاقات کر کے ان کی توجہ اسعد گیلانی کے تحریر کردہ "مکتوب بنگالہ" کی ان سطور کی جانب مبذول کرائی۔ جس میں مہاجروں پر بہتان تراشی کی گئی ہے اور مہاجرین مشرقی پاکستان کے زخموں پر یہ کہہ کر نمک پاشی کی گئی ہے۔ "اسمگلنگ کے پیشے میں زیادہ تر بہار کے مہاجر مبتلا ہیں" نیز یہ بھی لکھا ہے کہ "بہاری مہاجر مقامی باشندوں سے تعصب رکھتے ہیں"۔

ہماری اس نیک نیتی کا نتیجہ الٹا برآمد ہوا۔ جماعت اسلامی کے یہاں پر جو بھی کرتا دھرتا مرکز جماعت اسلامی نواب پور روڈ میں تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے صاف صاف لفظوں میں یہ کہہ کر ہماری گذارشات پر غور کرنے سے انکار کر دیا کہ — اس حرکت کے واحد ذمہ دار صرف اسعد گیلانی ہیں اور مہاجرین مشرقی پاکستان سے معافی مانگنے کا سوال تو پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد میں نے پھر عرض مکرر کے طور پر کہا کہ۔ آپ حضرات کو "مکتوب بنگالہ" کی ان سطور پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے جس میں مقامی باشندوں کو ۹۲ الف کی مخالفت کے سلسلے میں اکسایا گیا ہے۔ اور یہ حرکت تو سراسر اصول اسلامی کے منافی ہے۔ کیونکہ "انتشار" پیدا کرانے کی جدوجہد کی مذمت اسلام نے پرزور لفظوں میں فرمائی ہے۔ اس کا جواب ہمیں دیا گیا ہے کہ اسعد گیلانی جماعت اسلامی کے ایک سربرآوردہ کارکن ہیں اور اسلام کو آپ سے زیادہ وہ پہچانتے ہیں۔ میں خاموش واپس ہو کر جماعت اسلامی کے دفتر نواب پور روڈ سے چلا آیا اور صرف اس لئے کہ میں جماعت اسلامی کے مرکزی دفتر میں معاملات پر غور کرنے کی اپیل کر گیا تھا میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ ان کی ڈھٹائی کا جواب دوں۔ مگر ہاں اب جبکہ مجھے اطمینان ہو گیا کہ اسعد گیلانی کی بیہودہ حرکت پر جماعت کے دیگر ارکان کو تعجب نہیں افسوس نہیں۔ اور وہ سب کے سب اسعد گیلانی کو مجرم کی بجائے ہیرو تصور کرتے ہیں۔ تو ہم انتہائی بیخوفی کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ مشرقی پاکستان کے لٹے ہوئے برباد اور مظلوم مہاجروں کو چھیڑنے کے نتائج اسعد گیلانی کے حق میں بھی زہر ثابت ہوں گے اور "مودودی پارٹی" کو بھی اسعد گیلانی کی اس حرکت کی سزا بھگتنی پڑے گی جو اسعد گیلانی سے "مکتوب بنگالہ" کے زیر عنوان سرزد ہوئی ہے۔ اور سید پور میں جو درگت ابھی ان کی اور مودودی پارٹی کی بن رہی ہے وہ صرف روز اول کے مصداق ہے۔

سید پور کی ایک اطلاع آج بذریعہ تار موصول ہوئی ہے کہ "سید پور کے گلی کوچہ میں بھی اسعد گیلانی مردہ باد — اسعد گیلانی واپس جاؤ کے نعرے لگ رہے ہیں۔ اور جماعت اسلامی کے ایک جلسہ میں جس کی صدارت مہاجر دشمن اسعد گیلانی فرما رہے تھے ایسا ہیر لوگ ہوا کہ جلسہ کی صدارت چھوڑ کر اسعد گیلانی کو ایک مکان کی کوٹھری میں پناہ لینی پڑی۔ چنانچہ ہم ایک طرف تو حکومت سے یہ گذارش کرنا اپنا فرض تصور کرتے ہیں کہ حکومت اس سلسلے میں فوری قدم اٹھائے۔ اور جلد سے جلد اپنی توجہ "مکتوب بنگالہ" کی ان سطور کی جانب مبذول کرے جس کا تعلق ۹۲ الف سے ہے اور ہم یہ سطریں ذیل میں درج بھی کر رہے ہیں۔ تاکہ جماعت اسلامی کے اس سربرآوردہ کارکن کی نیت سے حکومت کے ذمہ داران فوری طور پر آگاہ ہو جائیں اور جس مکروہ مقصد کے تحت اسعد گیلانی نے یہ زہریلی سطریں اگلی ہیں۔ اس زہر کا فوری طور پر سدباب کرنے میں آسانی ہو۔ ملاحظہ کیجئے۔

اسعد گیلانی (جماعت اسلامی کے ایک سربرآوردہ رکن) نے "مکتوب بنگالہ" شائع شدہ "چراغ راہ" کراچی جنوری ۱۹۵۵ء میں مہاجروں کے خلاف جی کھول کر زہر اگلنے کے بعد — یہ بھی لکھا ہے کہ:

"سیاسی سرگرمیوں کے لحاظ سے یہاں کے باشندے طبعاً پنجاب کے باشندوں سے بالکل مختلف ہیں۔ پنجاب جس میں تین ماہ کے مارشل لاء نے گولیاں برسائیں اور کسی غیر ملکی فوجی تسلط کا مکمل نقشہ پیش کر دیا۔ اس قدر خون بہنے کے باوجود پھر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔ اس لئے کہ وہاں سیاسی جرأت کی کمی نہیں ہے اور یہاں وہ چیز نہیں ہے۔ یہاں دفعہ ۹۲ الف نے خوف وہراس کی فضا پیدا کر دی ہے اور عوام میں ایک بیچارگی۔ درماندگی اور بے بسی کا سا احساس ابھر آیا ہے۔ یہاں انسانوں کی رگوں میں خون اس تیز رفتاری سے حرکت نہیں کرتا جس تیز رفتاری سے وہاں حرکت کرتا ہے۔ آج بنگال کی رگوں میں مقصدیت اصول پسندی اور منظم پروگرام کا تازہ خون ڈالنے کی ضرورت ہے۔ یہ اگر ہو جائے تو یہ بیمار غمزدہ دوبارہ جی اٹھے گا۔" (مکتوب بنگالہ)

مندرجہ بالا سطور کی تہ میں کتنا مہلک زہر چھپا ہوا ہے۔ اور کن مقاصد کے تحت یہ بارود کرہ اجارہا ہے۔ صاف طور پر ظاہر ہے۔ کیا مندرجہ بالا سطور میں مشرقی بنگال کے عوام کی دلچسپی اور کمزوری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اور پنجاب کی اس گڑبڑ کو جرأت مندانہ اقدام گرداتے ہوئے جس میں قوم کو زبردست نقصان ہوا ہے۔ اور جس کا سہرا جماعت اسلامی کے سر ہے دفعہ ۹۲ الف کے خلاف حکومت سے ٹکراؤ پیدا کرنے کے لئے عوام کو اکسایا نہیں گیا ہے — اور کیا مندرجہ بالا سطور سے طور ملک کی سالمیت اور اس صوبے کی موجودہ پر امن فضا پر ضرب کاری نہیں ہیں؟

آخر میں اسعد گیلانی سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ اس سے بے خبر ہیں۔ جن حالات کے تحت دفعہ ۹۲ الف کا اس صوبہ میں نفاذ ہوا۔ کیا یہ غلط ہے کہ آدم جی نگر اور چندر گونا کے فساد نے ہماری کتنی ہی بہنوں کا سہاگ لوٹ لیا۔ کتنی ہی مائیں بیوہ ہو گئیں۔ کتنے ہی بچے یتیم ہو گئے۔ مہاجر بچوں۔ جوانوں۔ بوڑھوں۔ مرد اور عورتوں سب ہی پر صوبائیت کی نظریں اندازمیں پڑ رہی تھیں۔ اور یہاں کی فضا کو انتشار نے حد درجہ مکدر کر دیا تھا۔ اور اگر مرکزی حکومت کی طرف سے مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کے جرأت مندانہ اور انتہائی ضروری اقدام میں ذرا سا بھی کچھ اور تاخیر ہوتی تو پھر یہاں کا نقشہ کیا ہوتا۔ اس کا جواب وہی افراد دے سکتے ہیں جنہوں نے وہ ماحول اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور جس ماحول کے پیش نظر اس صوبے میں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ مناسب اقدام کہلانے کا مستحق ٹھہرا!

لہٰذا ہم ذمہ داران حکومت سے پرزور گذارش کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سطور پر فوراً توجہ دے۔ اور مناسب اقدام اس سلسلے سے عمل میں لایا جائے۔" (یوسف رضوی)

(روزنامہ انگارہ ڈھاکہ مورخہ یکم فروری ۱۹۵۵ء)

وصایا

نوٹ: موصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۳۴۷۱۔ منکہ غلام محمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی چک ۲۹۵/گ۔ب بیریانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ والد بزرگوار بفضلہ زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ کاشتکاری سالانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد سالانہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد غلام محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری ضیاء الحق پریذیڈنٹ چک ۲۹۵/گ۔ب بیریانوالہ بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری نور محمد سیکرٹری مال چک ۲۹۵/گ۔ب بیریانوالہ بقلم خود۔

مصر اور شام میں سمجھوتہ

دمشق ۴ مارچ۔ مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے بتایا ہے۔ کہ مصر اور شام نے ایک عرب دفاعی معاہدہ قائم کرنے کی غرض سے ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس معاہدہ کی ایک نقل سعودی عرب روانہ کی جا رہی ہے۔ کل میجر صلاح سالم اردن روانہ ہو گئے۔ قاہرہ میں وزیر اعظم کرنل ناصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ متحدہ عرب فوج قائم کرنے اور عربوں کے دفاعی معاہدہ کے سلسلہ میں شام مکمل طور پر مصر کے ساتھ ہے۔

ریل کے ۳۹ مسافر ہلاک

پوسان ۴ مارچ۔ پوسان ریلوے سٹیشن پر کل ریل کے ایک ڈبہ میں آگ لگ گئی۔ جس میں ۳۹ مسافر جل کر ہلاک اور تیس شدید زخمی ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عیادت کیلئے دور و نزدیک کے علاقوں سے

احباب کرام کی ربوہ میں آمد

ربوہ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۵ء کو جو احباب حضور کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور جن حضرات نے بذریعہ فون و تار حضور کی مزاج پرسی کی۔ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) مزاج پرسی کے لئے آنیوالے احباب

(۱) عبدالرحمٰن خان صاحب نیجر ملپ الیکٹریکل کمپنی لاہور۔
(۲) چوہدری محمد حسین صاحب گھٹیالوی رائے ونڈ لاہور
(۳) محمد غوث صاحب قاری چنیوٹ۔
(۴) سید ظہور احمد شاہ صاحب وٹرنری کالج لاہور
(۵) مرزا شریف بیگ صاحب چنیوٹ
(۶) قاضی محمد شریف صاحب لائل پور
(۷) محمد اقبال صاحب دآف دد المیال) لائل پور
(۸) شیخ محمد یوسف صاحب نمائندہ جماعت لائل پور
(۹) چوہدری عبدالکریم صاحب کمالیہ
(۱۰) اشتیاق علی صاحب کمالیہ۔
(۱۱) چوہدری سردار محمد صاحب چک $\frac{655}{\text{گ ۔ ب}}$ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
(۱۲) صوفی عبدالغنی صاحب چک $\frac{655}{\text{گ ۔ ب}}$ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور۔
(۱۳) ایوب احمد خان صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ
(۱۴) چوہدری مقبول احمد صاحب شیخوپورہ
(۱۵) عطاء الرحمٰن صاحب غنی لاہور
(۱۶) میاں عبدالوہاب صاحب بی فارم کیمسٹ انچارج لائل پور
(۱۷) فقیر محمد صاحب نمائندہ چوہدری شیر محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۳ سرگودھا۔
(۱۸) ضیاء الدین صاحب لائل پور
(۱۹) چوہدری فضل الرحمٰن صاحب لیہ
(۲۰) ڈاکٹر محمد دین صاحب وٹرنری چکوال
(۲۱) سید حکیم اللہ صاحب و لطیف طاہر صاحب کراچی۔

جن احباب نے بذریعہ فون حضور کی عیادت کی

(۱) محمد نواز صاحب راولپنڈی۔
(۲) اختر صاحب ڈیلی بزنس لائل پور
(۳) محمد یار صاحب سندھ ویجی ٹیبل کمپنی گوجرہ۔

جن احباب نے بذریعہ تار حضور کی عیادت کی

(۱) چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ہیگ۔
(۲) شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی
(۳) مرزا ظفر احمد صاحب نرائن گنج
(۴) عبدالرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام بدین سندھ
(۵) محمد بشیر صاحب انسپکٹر پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف آفس کوہاٹ۔
(۶) ثناء اللہ خان صاحب لاہور
(۷) قائد مجلس خدام چٹاگانگ
(۸) شیخ فضل حق صاحب سبی (بلوچستان)
(۹) مبارک علی شاہ صاحب و حور بانو صاحبہ لاہور
(۱۰) چوہدری عبداللہ خان صاحب کراچی۔
(۱۱) بشیر احمد صاحب گولڈ سمتھ چک $\frac{\text{۳۲۷}}{\text{G.B}}$ روڈالہ۔
(۱۲) محمد عرفان صاحب مانسہرہ
(۱۳) جماعت احمدیہ بھٹیال بازار ڈیرہ اسماعیل خان
(۱۴) محمد بشیر صاحب چغتائی عباسی ٹیکسٹائل ملز رحیم یار خان۔
(۱۵) ضیاء الحق صاحب داؤد خیل
(۱۶) ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کراچی
(۱۷) عبداللہ صاحب مہار بالیر کینٹ کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی

کیلئے تعلیم الاسلام کالج میں دعا

ہماری خوش قسمتی تھی کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ماہ اپنے ارشادات عالیہ اور قیمتی نصائح سے ہمیں نوازنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ لیکن آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی علالت کے باعث تشریف نہیں لا سکے۔ ہمیں اپنی محرومی کا ازحد افسوس ہے۔ اور ہم حضور قلب سے خدائے شافی کی درگاہ میں یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔ تاہم حضور کے نایاب اور قیمتی ارشادات و ملفوظات سے بہرہ اندوز ہوتے ہوئے اپنی قومی ترقی کو نزدیک تر لے آئیں۔

کوئٹہ میں زلزلہ کا ایک اور جھٹکہ

کوئٹہ ۱۴ مارچ۔ یہاں ۲ مارچ کی رات کو زلزلہ کا ایک اور جھٹکہ محسوس کیا گیا۔ جان یا مال کے کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ زلزلہ

تمیز الدین اور ان کے رفقاء کا مرکزی حکومت سے مصالحت کیلئے تیار ہیں

فیڈرل کورٹ میں چند ریگر کی طرف سے مشروط تجاویز کا اعلان

لاہور ۴ مارچ پاکستان فیڈرل کورٹ میں مولوی تمیز الدین کے وکیل مسٹر چندریگر نے آج فل بنچ کو بتایا کہ مولوی تمیز الدین اور ان کے رفقائے کار مرکزی حکومت سے اس بنا پر مصالحت کیلئے تیار ہیں کہ ایک معیّنہ مدت کے اندر بالغ رائے دہندگی کی بنیادوں پر براہ راست انتخابات کے ذریعے ایک نئی دستوریہ قائم کر دی جائے۔

مسٹر چندریگر نے کہا کہ گورنر جنرل نے اپنے اعلان میں وعدہ کیا تھا کہ وہ ملک میں براہ راست انتخابات کرائیں گے۔ اس لئے دونوں فریق دستوریہ کے نئے عام انتخابات کرانے کے سوال پر متفق ہو گئے تھے۔ اس موقعہ پر چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے پوچھا کہ اگر دونوں فریق براہ راست انتخابات کرانے پر متفق ہو گئے تھے تو پھر انتخابات کرانے کا حکم دینے میں کیا مشکل تھی۔ کیا حکومت انتخابات منعقد کرانے کے لئے مختلف قسم کی مشینری تیار ہی تھی۔ مسٹر چندریگر نے کہا جہاں تک مجھے علم ہے وہ انتخابات کرانے کے لئے رضامند ہی نہیں تھے صرف ڈاکٹر خان صاحب نے کہا تھا کہ تمام انتخابات ایک ڈیڑھ سال تک ہوں گے۔ مسٹر چندریگر نے چیف جسٹس کو مزید بتلایا کہ آج صبح عدالت میں آنے سے قبل میں نے ایڈووکیٹ جنرل سے سمجھوتے کے مسئلے پر گفتگو کی تھی اور میں نے ان سے کہا تھا کہ ہمیں اس مسئلے کو آپس میں طے کر کے کراچی میں حکام سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔

انہوں نے مسٹر جسٹس اکرم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کے تصفیہ کیلئے اگر ایک متفقہ حل تلاش کر لیا جائے تو یہ ملک کی ایک بہت بڑی خدمت ہو گی۔ اور جہاں تک براہ راست انتخابات کا تعلق ہے ہم اس کے لئے معیّنہ مدت چاہتے ہیں۔ بالغ رائے دہندگی کے اصول پر انتخابی فہرستیں پہلے ہی تمام صوبوں میں تیار ہو چکی ہیں۔ ہمیں صرف یکساں نمائندگی کی بنیادوں پر انتخابی حلقوں کی حد بندی نئے سرے سے کرنی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ارادہ ہو تو انتخابات تین ماہ کے اندر مکمل ہو سکتے ہیں۔

مسٹر چندریگر نے آخر میں عدالت میں درخواست کی کہ وہ عدالت کی کارروائی ملتوی کر دیں تاکہ دونوں فریقوں کو بحث کا موقعہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ اپیل کے ملتوی ہونے کا نفسیاتی طور پر اچھا اثر پڑے گا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ اپیل کو ملتوی کرنے سے عدالت کے کام میں خلل پڑے گا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے وعدہ کیا کہ وہ کراچی کے اعلیٰ حکام تک مسٹر چندریگر کی تجویز پہنچا دیں گے۔

ربوہ میں ہیپر والی بال ٹورنامنٹ

ربوہ میں ہیپر والی بال ٹورنامنٹ بروز اتوار سوموار اور منگل گراؤنڈ جلسہ گاہ میں ہو گا۔ لوکل ٹیموں سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شریک ہوں۔ فائنل میں جیتنے والی ٹیم کو کپ بطور انعام دیا جائے گا۔ اور فائنل میں ہارنے والی ٹیم کو بھی کپ انعام ملے گا۔

فیس داخلہ ایک روپیہ فی ٹیم جو ہفتہ کے روز بارہ بجے تک سیکرٹری کے پاس پہنچ جانی چاہیئے میچز ۴ بجے شام سے ۶ بجے شام تک ہوا کریں گے شائقین حضرات ضرور تشریف لائیں۔

نور الحق تنویر سیکرٹری نفضل عمر والی بال کلب ربوہ

کرنل ناصر کو پاکستان آنے کی دعوت

کراچی ۴ مارچ۔ حکومت پاکستان نے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر کو پاکستان کا سرکاری دورہ کرنے کیلئے باقاعدہ دعوت نامہ ارسال کر دیا ہے کرنل ناصر پاکستان کا دورہ کرنے والے اسلامی ممالک کے چھٹے سربراہ ہیں۔

اعلان نکاح

عزیزم افراز احمد عرف بشیر احمد ولد میاں شمشیر خان صاحب ساکن امبیٹھہ ضلع مظفر نگر یو۔پی حال ربوہ کا نکاح عزیزہ ثریا بیگم بنت میاں عبدالمجید صاحب لائل پور بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت نے ۲۵ فروری بروز جمعۃ المبارک پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکت بنائے۔

(عبدالرزاق خان ربوہ)